کی جائیں بلکہ اِن سرگرمیوں میں حصہ لینے والوں کی بھرپور مزاحمت کی جائے۔"

"ہم جو پُرامید لوگ ہیں، آج عہد کرتے ہیں کہ --- (الف) ہم غیر مسلموں کے اُن کارناموں کو دستاویزی شکل میں اکٹھا کریں گے جو اُنہوں نے پاکستان کی تشکیل اور تعمیر و ترقی کے لیے سرانجام دیے ہیں۔ اپنے موجودہ تعاون کے نیٹ ورک کو مزید مضبوط بنائیں گے اور نئے رابطے قائم کریں گے تاکہ ہم ایک دوسرے کے وسائل سے فائدہ اٹھا سکیں اور اپنے مسلمان ہم وطنوں کے ساتھ جدوجہد کرتے ہوئے یہ شناخت کروائیں کہ ہم پاکستان کے برابر شہری ہیں۔"

"پاکستان کے بدلتے حقائق اور مسیحی اقدام" - ایک سیمینار کی رپورٹ

ہولی فیملی ہسپتال کے آڈیٹوریم میں "پاکستان کے بدلتے حقائق اور مسیحی اقدام" کے عنوان سے ایک سیمینار کا اہتمام کیا گیا جس میں چار مقرّرین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ان میں سے دو --- سابق وزیر اطلاعات و سابق سینیٹر جناب جاوید جبار اور ایک ماہر عمرانیات محترمہ شمیم کاظمی -- مسلم نقطۂ نظر کے ترجمان کے طور پر شریک ہوئے جب کہ مسیحی نقطۂ نظر کی نمائندگی ایک وکیل جناب روچی رام اور جناب سسل چودھری نے کی۔ ہفت روزہ "دی کرسچن وائس" نے سیمینار کی رپورٹ پیش کی ہے۔ اگرچہ رپورٹ میں یہ نہیں بتایا گیا کہ سیمینار کا اہتمام کس تنظیم نے کیا تھا، تاہم غالب امکان یہی ہے کہ مسیحی اہل دانش اس میں پیش پیش تھے۔

جناب جاوید جبار نے واضح کیا کہ وطنِ عزیز میں اقلیّتیں ہی دشوار حالات سے نہیں گزر رہی ہیں، بلکہ دس کروڑ مسلمانوں کو بھی اسی صورت حال کا سامنا ہے۔ پاکستان کے زیادہ تر لوگ ظلم و ستم کا شکار ہیں اور اُن کا استحصال کیا جا رہا ہے۔ اقلیّتی برادری کو سیاسی طور پر فعّال ہونا چاہیے اور اُسے دوسرے گروہوں سے میل جول بڑھانا چاہیے۔ اُنہیں طلبہ تنظیموں، مزدور انجمنوں اور ترقی پسند سیاسی جماعتوں میں اپنے ساتھی تلاش کرنے چاہییں۔

محترمہ شمیم کاظمی نے کہا کہ "اس حقیقت کے باوجود کہ اسلام اقلیّتوں کے حقوق کو بڑی اہمیت دیتا ہے، لیکن اپنے ملک میں اقلیّتی برادریوں سے جو سلوک روا رکھا جا رہا ہے، کسی طرح مثالی نہیں۔ دیہات میں جاگیردار بلا اختلاف مذہب لوگوں کو یکساں طور پر ڈراتے دھمکاتے ہیں اور اُن کا استحصال کر رہے ہیں۔ میں اپنے مشاہدے کی بنیاد پر کہوں گی کہ یہاں صرف مسیحی اور ہندو خواتین ہی زیادتیوں اور قتل و غارت کا شکار نہیں ہوتیں، بلکہ مسلمان خواتین کی صورت حال بھی اس سے مختلف نہیں۔ ان تمام ستم رسیدہ لوگوں کو باہم تعاون سے ظلم و ستم کے خلاف اقدام کرنا چاہیے۔"

جناب روچی رام نے کہا کہ "ضیاء الحق نے پاکستان میں جو اسلامزیشن (Islamization) مسلّط

کرنے کی کوشش کی، اُس کی تائید عوام سے حاصل نہیں کی گئی۔ یہ سب کچھ محض سیاسی مقاصد اور اقتدار کو طول دینے کے لیے کیا گیا تھا۔ دورِ ضیاء الحق کے اثرات بالخصوص قانون کے میدان زیادہ نمایاں ہیں۔

جناب سسل چودھری نے سامعین کو بتایا کہ "دہشت پسند معاشرے کے تمام حصّوں کو ڈرا رہے ہیں۔ گزشتہ سال ہم نے قانون توہینِ رسالت کے خلاف مظاہرہ کیا جس میں ۲۰ ہزار افراد نے شرکت کی۔ ہر لحاظ سے امن و امان رہا اور حکومت نے خاموشی اختیار کی۔" اس کے بعد جدید ترین ہتھیاروں سے مسلح چار سو افراد نے قانونِ توہینِ رسالت میں کسی بھی ترمیم کے خلاف مظاہرہ کیا تو حکومت نے فوراً اس بات کی تردید کی کہ قانون میں کوئی تبدیلی ہو رہی ہے۔

جناب جاوید جبار کے خیال میں امتیازی سلوک کوئی نئی چیز نہیں۔ "اقوامِ متحدہ میں ۱۸۰ ممالک ہیں، مگر صرف پانچ ملک ہیں جن میں سے کوئی ایک بھی کسی تجویز کو مسترد کر سکتا ہے۔ یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ وسائل کس کے ہاتھ میں ہیں؟ اگرچہ ترقی پذیر ملکوں میں کہیں بڑی تعداد میں آبادی ہے، مگر اہمیت ترقی یافتہ ملکوں کو حاصل ہے جو دُنیا کے وسائل پر قابض ہیں۔ یہی صورت حال ملک کے اندر بلکہ مختلف مذاہب پر مبنی برادریوں کے اندر ہے۔ خود اقلیتی برادریوں کے اندر طبقاتی اور نسلی بنیادوں پر امتیازی سلوک روا رکھا جاتا ہے۔"

"سوال و جواب" کے دوران میں ایک وکیل ایم - ایل - شاہانی نے کہا کہ انہیں ایک مقدّمے کے سلسلے میں فیڈرل شریعت کورٹ میں ایک اپیل دائر کرنا تھی، مگر انہیں بتایا گیا کہ وہ اپنے مؤکل کی طرف سے ایسا نہیں کر سکتے، کیوں کہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔ اس کے جواب میں جناب جاوید جبار نے دستور کی دفعہ ۲۰۳-ای کی ذیلی دفعہ ۴ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس سے ہر گز یہ مراد نہیں کہ کوئی غیر مسلم وکیل فیڈرل شریعت کورٹ میں مقدمہ نہیں لڑ سکتا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ کورٹ جس شخص کے بارے میں یہ سمجھتی ہے کہ وہ اسلامی قانون کے بارے میں اچھی طرح واقف ہے، اُسے مقدمے میں پیش ہونے کے لیے کہہ سکتی ہے۔"

جے - سالک کا ایک اور "ریکارڈ"

جناب جے - سالک کو وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے نوبل انعام کے لیے نامزد کیا اور مسیحی برادری کا ایک حصّہ اس پر خوشی کا اظہار کر رہا ہے۔ جناب جے - سالک انفرادیت قائم رکھنے اور خبروں کا موضوع بننے کا فن جانتے ہیں۔ محترمہ وزیر اعظم صاحبہ نے اپنے سفارشی خط میں بھی اُن کی "ڈرامائی" کوششوں کا ذکر کیا ہے۔ حال ہی میں انہوں نے ایک اور "ریکارڈ" قائم کیا ہے۔ ماہنامہ "مکاشفہ" (فیصل آباد) کے مدیرِ اعلیٰ جناب خالد رشید عاصی نے جے - سالک کے "نبوی کردار" کا ذکر کرتے ہوئے لکھا